ادبیات

حافظ محمد ابراہیم فانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک

رشکِ شہنشاہاں

بطلِ حریت مجاہدِ ملت مولانا غلام غوث ہزاروی قدس سرہٗ کی یاد میں

بطلِ حریت کا تھا وہ ضیغمِ اسلام تھا   زلف و رخسارِ نبیؐ کا جو اسیرِ دام تھا
خرمنِ باطل پہ تھی تقریر ان کی مثلِ برق   وقت کا فرعون ان سے لرزہ بر اندام تھا

وہ فقیرِ بے نوا رشکِ شہنشاہاں رہا
خضرِ راہِ آبِ حیواں بہرِ گمراہاں رہا

ہے کہاں وہ مردِ حُر وہ مردِ مومن حق پسند   افتخارِ دین و ملّت افتخارِ دیوبند
بارہا جھیلے مصائب بہرِ دینِ مصطفٰےؐ   وہ اسیری میں بھی کرتا تھا صدائے حق بلند

ان کی حریت کے جذبے کو دبا سکتا تھا کون؟
ان کو حق گوئی کے رستے سے ہٹا سکتا تھا کون؟

دینِ قیّم کے لئے وہ سربکف تھے جاں فروش   باوجودِ ضعف و پیری سخت جان و سخت کوش
سامنے باطل کی ہوگی کیسی وہ جاں سرنگوں   جو خمستانِ حجازی کا رہا ہو بادہ نوش

روح تیری شاد ہو اے حق پرستوں کے امیر
کاروانِ جمعیت ان "فاقہ مستوں" کے امیر

مرزائی دجل طشت ازبام وہ تو نے کیا   سیلِ فتنۂ رفض بھی ناکام وہ تو نے کیا
آہ فانی! روح پر تیری ہزاروں رحمتیں   درسِ حریت کا ہر جا عام وہ تو نے کیا

شہرہ تیری حق پسندی کا ہے اب آفاق میں
نام ہے زندہ ترا تاریخ کے اوراق میں